Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

رجسٹرڈ نمبر

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

لاہور

تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۳۹۷۹

فی پرچہ ا؍

۲۰ صفر المظفر ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸	۱۹ اخاء ۱۳۳۳ ہش - ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۴ء	نمبر ۱۷۹

59

بخدمت منشی سلطان عالم صاحب بمقام گوڑیالہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

اگر اقوام متحدہ پر سے اعتماد اٹھ گیا تو بین الاقوامی امن کی کوئی ضمانت نہ دی جاسکے گی

اقوام متحدہ کے ہفتہ کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر اطلاعات و نشریات کی تقریر

کراچی ۱۸ اکتوبر۔ آج پاکستان میں اقوام متحدہ کے ہفتہ کی تقریبات شروع ہو گئیں۔ وزیر اطلاعات و نشریات مسٹر اے کے بروہی نے کراچی میں ہفتہ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ اگر اقوام عالم کو اقوام متحدہ پر سے اعتماد اٹھ گیا۔ تو پھر کوئی ایسا ادارہ نہ ہوگا۔ جو بین الاقوامی امن کا ضامن ہو سکے۔ انہوں نے کہا۔ اقوام متحدہ نے انسانی معاشرہ کو مطالعہ کی دعوت دی ہے۔ اور اسی کا اثر ہے۔ کہ آج پہلے سے کہیں زیادہ لوگ بین الاقوامی مسائل کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ مسٹر بروہی نے امید ظاہر کی۔ کہ آخر کار بین الاقوامی تعاون کی کوششیں کامیاب رہیں گی۔ وزیر اطلاعات نے اسی سلسلہ میں ایک نمائش کا بھی افتتاح کیا جس میں اقوام متحدہ کی کارگزاری دکھائی گئی ہے۔ اقوام متحدہ کے ہفتہ کے سلسلہ میں تعلیمی اور ثقافتی اداروں نے بھاری پروگرام بنایا ہے۔ جس میں جلسے اور مباحثات شامل ہیں۔

مسٹر ڈلس آج پیرس جا رہے ہیں

واشنگٹن ۱۸ اکتوبر۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس مغربی جرمنی پر سے قبضہ ختم کرنے۔ اسے معاہدہ برسیلز میں شامل کرنے اور دوبارہ مسلح کرنے کے متعلق تین اہم کانفرنسوں میں شرکت کے لئے کل واشنگٹن سے پیرس روانہ ہو رہے ہیں۔

ربوہ اور لاہور کے دو سو خدام نے تین دن کے اندر لاہور کے بارش زدہ علاقوں میں

۷۵ مکان از سر نو تعمیر کر دیئے

اگر لوگوں کے پاس تعمیر کا سامان وافر مقدار میں موجود ہوتا تو خدام اس سے کہیں زیادہ تعداد میں مکان تعمیر کر دکھاتے

لوگوں نے راستہ روک روک کر صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو خدام کے قابل رشک عزم پر مبارکباد پیش کی اور پھولوں کے ہار پہنائے

(اسٹاف رپورٹر)

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ ربوہ سے آئے ہوئے ۷۲ رضاکار معماروں نے مجالس خدام الاحمدیہ ربوہ اور لاہور کے انتھک اراکین کے ساتھ مل کر گذشتہ تین دن کے اندر لاہور کی مختلف بارش زدہ بستیوں میں غرباء کے ۷۵ مکان از سر نو تعمیر کر دیئے۔ ان میں سے ۶۷ مکان پوری طرح مکمل ہو چکے ہیں۔ اور باقی آٹھ مکانوں پر صرف چھتیں پڑنی باقی ہیں۔ اگر لوگوں کے پاس وافر مقدار میں تعمیر کا سامان موجود ہوتا۔ تو خدام اس سے کہیں زیادہ تعداد میں مکانات تعمیر کر دکھاتے انہوں نے اس برق رفتاری سے کام کیا کہ اینٹوں اور دیگر سامان تعمیر کی سپلائی ان کا ساتھ نہ دے سکی۔ اور لوگ حیران تھے کہ اتنی وافر مقدار میں فوری طور پر سامان کہاں سے حاصل کریں کہ جو ان کی رفتار تعمیر پر پورا اتر سکے۔

ہر چند کہ خدام گذشتہ دو روز سے بڑی محنت اور جانفشانی سے کام کر رہے تھے۔ لیکن آج جب انہیں یہ اطلاع ملی۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بذریعہ تار ان کے کام پر خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔ تو انہوں نے عزم کیا۔ کہ آج وہ مکانات تعمیر کرنے میں اپنی جان لڑا دیں گے۔ اور اس بات کی پوری کوشش کریں گے۔ کہ شام تک زیادہ سے زیادہ مکان تعمیر ہو سکیں۔ چنانچہ فی الواقعہ آج صبح انہوں نے جن نئے مکانوں کی بنیادیں اٹھائی تھیں۔ انہیں دیکھتے ہی دیکھتے شام تک پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا۔

جذبہ خدمتِ خلق کی تعریف

ہر علاقے کے لوگوں نے جہاں خدام کام کر رہے تھے۔ خدام الاحمدیہ لاہور کے جذبۂ خدمتِ خلق کو بے حد سراہا۔ اور اس قدر ممنونیت کا اظہار کیا۔ کہ گویا مجسم شکریہ بنے ہوئے تھے۔ جب مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور مکرم محمد سعید احمد صاحب دیگر احبابِ جماعت کی معیت میں خدام کے کام کا جائزہ لینے کے لئے متعلقہ علاقوں کے دورے پر جاتے تھے۔ تو لوگ دوڑ دوڑ کر آتے۔ اور خدام کی انتھک مساعی کو خراج تحسین پیش کرتے۔ بعض اوقات ایسا ہوا۔ کہ لوگوں نے راستہ روک لیا۔ اور نہایت احترام سے مصافحہ کر کے انہیں نوجوانوں میں خدمت کی روح پھونکنے پر مبارکباد پیش کی۔ حتیٰ کہ ایک علاقے میں لوگوں نے آگے بڑھ کر مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو پھولوں کے ہار پہنائے۔ اور اس امر کا اعتراف کیا۔ کہ آپ کے نوجوانوں نے اس وقت نہایت نیک کام سرانجام دینے کا بیڑا اٹھایا ہے۔

مزید درخواستیں

خدام نے جس بے لوث طریق پر خدمت خلق کا فرض ادا کیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں اب تک مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے ریلیف آفس واقعہ جودھامل بلڈنگ میں بے خانماں لوگوں کی مزید بے شمار درخواستیں موصول ہو چکی ہیں کہ ربوہ سے آئے ہوئے معمار صاحبان کو روک کر ان کے مکانات بھی تعمیر کرا دیئے جائیں۔ کیونکہ ان میں معماروں کی اجرت ادا کرنے کی استطاعت نہیں ہے۔

کام کا جائزہ

گذشتہ دو روز میں بہت سے مکانات مکمل کرنے کے بعد خدام نے آج بعض نئے علاقوں میں بالکل نئے مکانوں پر کام شروع کرنا تھا۔ اور ان کے پاس لاہور میں قیام کا صرف ایک دن باقی تھا۔ اس لئے مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے سرکردہ مقامی خدام اور احباب جماعت کے ہمراہ متعلقہ علاقوں کا دو مرتبہ دورہ کیا۔ تاکہ ان کو زیادہ جانفشانی سے کام کرنے کی تلقین کرنے کے علاوہ ان کی رفتار تعمیر کا صحیح اندازہ ہو سکے۔ چنانچہ آپ ایک مرتبہ تو صبح پارٹیاں روانہ ہونے کے چند گھنٹے بعد ہی بذریعہ کار دورے پر گئے۔ اور پھر بعد دوپہر شام تک آپ نے علاقوں کا دوبارہ دورہ کیا۔ پہلے دورے میں بعض مقامی صحافی بھی آپ کے ساتھ تھے جنہوں نے متعدد مقامات پر تیز رفتاری سے مکانات تعمیر ہوتے ہوئے دیکھے دوسرے دورے میں دیگر احباب کے علاوہ جماعت احمدیہ لاہور کے امیر مکرم چوہدری اسداللہ خان صاحب اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور مکرم محمد سعید احمد صاحب بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ یہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

تعمیر مکانات کے سلسلے میں خدام کی شاندار مساعی پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف سے اظہار خوشنودی

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ ربوہ سے آئے ہوئے معمار صاحبان اور خدام نے یہاں تعمیر مکانات کے سلسلہ میں جو شاندار کام کیا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس پر اظہار خوشنودی فرمایا ہے۔ اور امید ظاہر کی ہے کہ خدام آئندہ اور بھی جذبہ و جوش کے ساتھ مخلوق خدا کی خدمت بجا لائیں گے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے نام کل جو تار موصول ہوا اس کا متن درج ذیل ہے۔

"ربوہ کے خدام تک یہ پیغام پہنچا دیں کہ مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ لوگ بہت محنت سے کام کر رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ آئندہ اور زیادہ جذبہ و جوش کے ساتھ کام کریں گے۔ اور جس قدر کہ انسانی طاقت میں ہے آپ مخلوقِ خدا کی بھلائی میں پوری طرح کوشاں رہیں گے۔ خدا آپ لوگوں کے ساتھ ہو!"

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بخشش الٰہی کی وسعت

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یمشی بطریق وجد غصن شوک فاخذہ فشکر اللہ لہ فغفرلہ (بخاری)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ ایک آدمی راستہ میں جا رہا تھا۔ تو اس نے ایک کانٹے دار شاخ کو راستہ پر دیکھا اور اسے ہٹا دیا۔ اللہ نے اس کی اس بات کو قبول فرمایا۔ اور اسے بخش دیا۔

چندہ مسجد ہالینڈ اور لجنات اماء اللہ

گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کی مستورات کے سامنے مسجد ہالینڈ کی تحریک رکھی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ "اس چندہ میں اس وقت تک ۵۲ ہزار کے قریب روپیہ آچکا ہے۔ اور اندازہ ایک لاکھ پندرہ ہزار روپے کا ہے۔ گویا ۶۳ ہزار ابھی باقی ہے۔ میں عورتوں کو تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ ہمت کرکے اسے بھی پورا کرلیں۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ وہ پورا کریں گی۔"

حضور کی تقریر کے بعد لجنہ اماء اللہ کی مجلس شوریٰ میں غور کرکے یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ اس ۶۳ ہزار کی رقم کو تین سال تک پھیلا دیا جائے۔ اور ۲۱ ہزار کی سالانہ رقم جمع کی جائے۔ لیکن افسوس ہے کہ سال کے نو ماہ گذر چکے ہیں۔ اور ابھی تک صرف سات ہزار چھ سو روپے کی رقم اس مد میں جمع ہوئی ہے۔ گویا وعدہ کی ہوئی رقم کا ایک تہائی حصہ۔ یہ نہایت ہی افسوسناک امر ہے۔ اس سے قبل احمدی مستورات چندہ کے معاملہ میں ہمیشہ ہی مردوں کو شکست دیتی رہی ہیں۔ اور جب انہوں نے وعدہ کیا۔ ہمیشہ پورا کر دکھایا۔

پس لجنات اماء اللہ کی عہدہ داران کو چاہیئے۔ کہ اپنی لجنات میں دورہ کرکے اس چندہ کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اس وقت تک صرف ۱۱۹ لجنات کی طرف سے چندہ مسجد ہالینڈ آیا ہے۔ حالانکہ ڈھائی صد لجنات ہیں۔ اور بہت سی ایسی جگہیں ہیں۔ جہاں لجنات قائم نہیں۔ لیکن احمدی مستورات موجود ہیں۔ پس جہاں لجنات موجود نہیں۔ وہاں کی مستورات کو الفضل و مصباح کے ذریعہ توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اپنا چندہ مسجد ہالینڈ جلد از جلد براہ راست بھجوائیں۔ اور جہاں لجنات ہیں۔ ان کی عہدیداران کوشش کریں۔ کہ کوئی عورت اس چندہ میں شامل ہونے سے رہ نہ جائے امید ہے اس اعلان کو پڑھنے کے بعد بہنیں اپنی پوری کوشش صرف کرکے مسجد ہالینڈ کا چندہ جمع کریں گی۔ (جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

صنعتی نمائش برموقعہ جلسہ سالانہ

امسال بھی انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر زنانہ صنعتی نمائش لگائی جائیگی۔ تمام لجنات اماء اللہ سے بذریعہ اعلان ہذا درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے ہاں نمائش کے لئے اشیاء تیار کروانی شروع کردیں۔ تاکہ وقت مقررہ پر تیار ہو سکیں۔

(سیکرٹری نمائش لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

امانت تحریک جدید

اس تحریک کی اہمیت اور فوائد کے متعلق حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں۔ ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر میں خود حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں۔ کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں۔ کہ جاننے والے جانتے ہیں۔ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈال دینے والے ہیں۔ تمہیں یہ نہیں سوچنا چاہیئے۔ کہ تمہاری رقم چھوٹی ہے یا بڑی۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ میرے پچاس ساٹھ روپے کے ساتھ کیا بنے گا۔ حالانکہ پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ روپے ہزاروں اور لاکھوں بن جاتے ہیں۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدمت دین کرنے والوں کے نام آسمان پر لکھے جاتے ہیں

"جو شخص محض اللہ تعالیٰ کے لئے اس راہ میں قدم رکھتا ہے۔ اور خدمت دین کے لئے کمربستہ ہوتا ہے۔ اس کو کسی بات کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہوتی۔ دنیا کے نام کچھ حقیقت اور اثر اپنے اندر نہیں رکھتے ہیں۔ نام وہی بہتر ہوتے ہیں۔ جو آسمان پر لکھے جاویں۔ کاغذات کا کیا اثر ہے۔ ایک دن ہوتے ہیں۔ اور دوسرے دن ضائع ہو جاتے ہیں۔ لیکن جو کچھ آسمان پر لکھا جاتا ہے۔ وہ کبھی محو نہیں ہو سکتا۔ اس کا اثر ابدالآباد کے لئے ہوتا ہے۔" (ملفوظات)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کیلئے

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع اب بالکل قریب آگیا ہے۔ لیکن اجتماع کے چندے کی رفتار بہت ہی سست ہے۔ بے شک پچھلے دنوں پنجاب میں ہولناک سیلاب نے جو تباہی پھیلائی ہے۔ اس کی وجہ سے بے خانماں لوگوں کو اپنے گھروں کے بنانے کی فکر ہوگی۔ مرکز کو ان سے بہت زیادہ ہمدردی ہے۔ مگر بیدار قومیں ان ابتلاؤں میں اپنے فرائض کو نظر سے اوجھل نہیں ہونے دیتیں۔ اور اپنی تکلیف کے باوجود سلسلہ کی ضروریات کو بہرحال مقدم رکھتی ہیں۔ اور یہی وہ جذبہ ہے۔ کہ جب کسی قوم میں پیدا ہو جاتا ہے۔ تو پھر اس کے لئے مصیبتوں اور ابتلاؤں کا مقابلہ خندہ پیشانی سے کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اور ان کے آگے کوئی مشکل نہیں رہتی۔ پس ہمارے اراکین کو بھی اس قومی جذبہ سے قومی ضرورت کے پیش نظر اپنی زندگی کا ثبوت دینا چاہیئے۔ اور قومی ضرورت کو پورا کرنے کی طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ (نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

عہدہ داران انصار اللہ

مندرجہ ذیل جماعتوں میں عہدیداران انصار کا نیا انتخاب ہوا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ ان عہدہ داران کے فرائض منصبی کی سرانجام دہی میں ان کے ساتھ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(۱) مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ کوئٹہ:۔ زعیم انصار:۔ ڈاکٹر محمد عبدالرشید صاحب سنڈیمن روڈ کوئٹہ۔ مہتمم تعلیم و تربیت۔ ملک عبدالرحمان صاحب۔ مہتمم تبلیغ۔ شیخ کریم بخش صاحب مہتمم مال:۔ صوفی بشیر احمد صاحب۔ مہتمم عمومی:۔ مرزا معظم بیگ صاحب۔

(۲) مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ اوکاڑہ۔ زعیم:۔ چودھری غلام قادر صاحب نمبردار سکرٹری میاں روشن دین صاحب زرگر۔

(۳) مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ باغبانپورہ لاہور:۔ زعیم:۔ میاں جان محمد صاحب مہتمم مال میاں بشیر احمد صاحب

(۴) حلقہ دار الرحمت ربوہ:۔ مہتمم مال:۔ خواجہ جلال الدین صاحب (سیکرٹری مال محلہ دار الرحمت نامزدگی بجائے ماسٹر شیر علی صاحب مہتمم مال۔ (قائد انصار اللہ مرکزیہ)

ضرورت اسسٹنٹ وارڈن آف فشریز

تنخواہ ۱۲۰-۱۰-۲۲۰ شرائط بی۔ ایس۔ سی باٹنی یا ذوآلوجی عمر ۲۰ تا ۳۰ درخواستیں بنام Director of Agriculture Punjab Lahore $\frac{۵}{۵۴}$-۲۵ تک۔ کوائف مطلوبہ۔ عمر۔ ضلع قومیت۔ تعلیمی قابلیت۔ سندات کی مصدقہ نقول۔ عرصہ ٹریننگ ۳ ماہ۔ اس دوران میں ۸۰ روپے ماہوار۔ الاؤنس علاوہ (سول لاہور $\frac{۱۰}{۵۴}$-۱۳)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

اعلان دار القضاء

عبدالرحمٰن صاحب ولد محمود قوم آرائیں احمدی ٹمرڈاء $\frac{۵۸}{۳}$ ڈاکخانہ کلرا کلاں براستہ کمالیہ ضلع لائلپور نے اپنے مرحوم بیٹے مسمی کمال الدین صاحب کی امانت ذاتی مبلغ آٹھ صد روپے مرحوم کے وارثان میں تقسیم کرنے کی درخواست دار القضاء میں دی ہے۔ جس کا فیصلہ کرنا مقصود ہے۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا قرضخواہ (اگر کوئی ہوں) کو کوئی اعتراض ہو۔ تو بیس یوم کے اندر دفتر قضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔ ورنہ اس کے بعد فیصلہ کر دیا جائیگا۔ اور کسی کا کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔ (قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ (پاکستان)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۵ء

دنیا کی بے چینی

60

پچھلے دنوں ہند چینی کے متعلق جنیوا میں جو صلح نامہ ہوا ہے اس پر کہا گیا تھا کہ آج دنیا کے پردہ پر کوئی ایسا مقام نہیں رہا جہاں جنگ جاری ہو۔ دوسری عالمگیر جنگ کے بعد یو این او نے بایوں کہنا چاہیئے یو این او کی آڑ میں دھڑا مغربی اقوام نے فلسطین کو تقسیم کیا۔ اور اسرائیل حکومت کی بنیاد رکھی جس کی وجہ سے عربوں اور یہودیوں میں جنگ چھڑ گئی۔ مگر یو این او نے وہاں عارضی متارکہ جنگ کرا دیا۔ ایک طرف یورپ میں جرمنی کے حصے بخرے کر دیئے۔ تو دوسری طرف مشرق بعید میں کوریا کو شمالی اور جنوبی حصوں میں تقسیم کر دیا۔ جرمنی میں تو گرم جنگ کی تا حال صورت پیدا نہیں ہوئی۔ البتہ وہاں بھی دراصل متارکہ جنگ کی سی صورت حال ہے۔ شمالی اور جنوبی کوریا میں کافی عرصہ گرم جنگ ہوتی رہی ہے۔ آخر کسی نہ کسی طرح وہاں بھی متارکہ جنگ کی حالت پیدا کی گئی ہے۔

جب برطانیہ نے برصغیر ہند کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ تو بھارت نے حیدر آباد۔ مناور۔ جوناگڑھ اور کشمیر پر بالجبر قبضہ کر لیا۔ آخر یہاں بھی یو این او نے متارکہ جنگ کا اصول ہی استعمال کیا۔

انڈونیشیا نے ہالینڈ سے گلو خلاصی تو کرالی مگر ابھی تک ان کے درمیان بہت سے مسائل طے کرنے باقی ہیں۔ برما اور سیلون کو بھی برصغیر ہند کی طرح آزاد کر دیا گیا ہے۔ مگر ان کو بھارت سے خطرہ لگا ہے۔ پھر ملایا مشرق بعید میں انگریزوں کے زیر دام اور مغرب میں ٹیونس مراکش وغیرہ ممالک فرانس کے زیر دام تڑپ رہے ہیں۔ اسی طرح اور کئی ممالک کی حالت ہے۔

مغربی بڑی اقوام کے بظاہر اس وقت دو بلاک ہیں۔ روسی اور امریکی۔ نہ صرف تمام کرۂ ارضی پر چھوٹے چھوٹے متارکہ جنگ کا جال پھیلا ہوا ہے۔ بلکہ ان دونوں بلاکوں کے درمیان بھی ایک بہت بڑے متارکہ جنگ ہی کی صورت حال موجود ہے۔ اب دنیا کی اس صورت حال پر غور کیا جائے تو جنیوا میں جو ہند چینی کے متعلق صلحنامہ ہوا ہے۔ اور یہ خیال کیا گیا ہے کہ اب دنیا کے پردہ پر کہیں جنگ جاری نہیں ہے۔ اس کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہند چینی کے متارکہ جنگ کے بعد دنیا میں بے چینی پہلے سے کئی گنا بڑھ گئی ہے۔ اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کیا انجام ہوگا۔ اس وقت دنیا دراصل متارکہ جنگ کے سہارے پر قائم ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ تمام دنیا جنگ کے لئے تلی کھڑی ہے یہ متارکہ جنگ کے اور کیا معنے ہو سکتے ہیں؟ متارکہ جنگ کی صورت حال کوئی اطمینان کی صورت حال نہیں کہی جا سکتی۔ دراصل یہ جنگ کے درمیان ایک نہایت بے چینی کا وقفہ ہوتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسی کہ ایک پہاڑی ندی کے راستہ میں کوئی پتھر حائل ہو جائے۔ اور پانی اکٹھا ہوتا رہے۔ اور جب وہ پتھر ہٹے تو ندی سیلاب بن کر ارد گرد تباہی مچا دے۔ ایسی حالت میں بچاؤ کی صرف ایک صورت ہو سکتی ہے کہ ندی کا پانی اپنے نکاس کے لئے کوئی اور راستہ بنائے۔

ایسا متارکہ جنگ اس امید پر کیا جاتا ہے۔ کہ مستقل امن کے لئے دونوں اطراف باہم بات چیت کر کے کوئی فارمولا نکالیں۔ اگر اس میں کامیابی ہو جائے۔ تو متارکہ جنگ ایک مفید چیز ثابت ہوتا ہے۔ ورنہ اس کا نتیجہ وہی ہوتا ہے۔ جو ندی میں سیلاب کی صورت میں ہوتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ مغربی اقوام کے دونوں بلاکوں میں جو متارکہ جنگ قائم ہے اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ آیا یہ دانشمند کوئی مستقل امن کا فارمولا بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے؟ یا دونوں طرف جو طاقتیں جمع ہو رہی ہیں۔ وہ یکدم متصادم ہو کر دنیا کی آخری تباہی کا موجب ہوں گی؟

دنیا کی یہ حالت کیوں ہوئی؟ اس کا سیدھا جواب یہ ہے جیسا کہ ہم نے الفضل کی گزشتہ اشاعت میں کہا تھا دنیا نے اپنا تمام تر نظریہ حیات مادی بنا لیا ہوا ہے۔ اور انسانی ترقی کے معنے صرف اس کی اقتصادی ترقی سمجھ لئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب نظریہ حیات مادی اور اقتصادی بن جائے گا۔ تو ہر قوم یہی چاہے گی کہ وہ تمام مادی طاقت پر خود قبضہ کر لے اور دوسری اقوام کو اس سے محروم کر دے۔ جب تک دنیا کی یہ ذہنیت قائم رہے گی۔ اس وقت تک متارکہ جنگ کا روشن پہلو سامنے نہیں آ سکتا۔ اور یہ خدشہ دور نہیں ہو سکتا۔ کہ دنیا ضرور ایک دن تباہ ہو کر رہے گی۔ کیونکہ ایسی صورت میں دوسروں کے ساتھ عدل و انصاف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اس وقت حالت یہ ہے کہ روس جو کمیونزم کا علمبردار ہے۔ مادیات کو بطور ایک نظریہ حیات کے مانتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور تمام روحانی اقدار کا منکر ہے۔ الحاد دنیا میں شروع ہی سے چلا آیا ہے۔ مگر کمیونزم کی صورت میں جو اس نے آج متحدہ محاذ قائم کیا ہے کبھی پہلے ایسا نہیں ہوا۔ پہلے فرعون۔ نمرود اور شداد اپنے تئیں دیوتاؤں کی اولاد سمجھتے تھے۔ اور ان کی خدائی کے دعوے اسی بناء پر ہوتے تھے۔ وہ کسی نہ کسی صورت میں دیوتاؤں کے قائل تھے۔ پھر ان کے دعاوی انفرادی حیثیت رکھتے تھے۔ مگر آج یہ ایک قومی صورت اختیار کر گیا ہے۔ اگرچہ مغربی جمہوریتوں نے الحاد کو کھلم کھلا اپنا نظریۂ حیات نہیں بیان کیا۔ مگر عملاً ان کی قومی جدوجہد اسی نظریہ کے مطابق ہو رہی ہے۔ الغرض جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کیا ہے۔ تمام دنیا مادیات کے جال میں گرفتار ہے۔ اور جب تک اتنی ہی طاقتور کوئی روحانی تحریک دنیا میں نہیں اٹھے گی۔ متارکہ جنگ کا وہی انجام ہوگا جو طاقت کے رک جانے پر عظیم تصادم کی صورت میں رونما ہونا ضروری ہے۔ کیا ایک ایسی عظیم روحانی تحریک کے آثار دنیا میں موجود ہیں؟ ہمارا یقین ہے کہ ایسے آثار موجود ہیں۔ انشاء اللہ ہم اس کے متعلق کل لکھیں گے۔

سیلاب زدگان کے لئے کم سے کم وقت میں

چندہ جمع کرکے مرکز میں بھجوائیے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ ستمبر ۱۹۵۵ء میں سیلاب زدگان کی امداد کی تحریک فرما چکے ہیں۔ اس تحریک کے نتیجہ میں احباب کی طرف سے اگرچہ چندہ وصول ہونا شروع ہو گیا ہے۔ مگر رفتار وصولی نہایت سست ہے۔ نیز بعض جماعتیں احباب سے وعدے لے کر بھجوا رہی ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ احباب جماعت کی اکثریت نے اس تحریک کو اچھی طرح نہیں سمجھا۔ کیونکہ مصیبت زدگان کی امداد کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ مذکور میں فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی شخص غرق ہو رہا ہو۔ تو یہ نہیں ہوتا۔ کہ دیکھنے والا کہے۔ کہ پہلے میں تیراکی کے فن میں مہارت حاصل کر لوں۔ پھر اس غرق ہونے والے کی مدد کروں گا۔ بلکہ اس وقت جس کو بھی تیرنا آتا ہو۔ وہ اس کی مدد کے لئے کود پڑتا ہے۔ اس طرح اس مصیبت میں بھی لمبا وعدہ درست نہیں۔ جو کچھ دینا ہے۔ دس پندرہ دن کے اندر اندر ادا کر دو۔"

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان مال کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل میں وہ چندہ سیلاب زدگان کی فراہمی میں پوری محنت اور زور سے کام لیں۔ اور کم از کم وقت میں اس چندہ کا روپیہ جمع کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ (ناظر بیت المال)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کے دو بچے بعارضہ تیز بخار اور شدید کھانسی تین روز سے علیل ہیں۔ احباب کرام صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار غلام محمد ثالث از لاہور۔ (۲) چوہدری شبیر احمد صاحب بی۔ اے واقف زندگی کی بیگم صاحبہ کچھ عرصہ سے علیل ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ جلد از جلد عطا فرمائے۔ (۳) عزیزہ ناصرہ بیگم دشمنوں کے ہر قسم کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (۴) خاکسار کے لڑکے محمد ارشاد بشیر متعلم جامعہ احمدیہ احمد نگر کے گھٹنہ میں شدید درد ہے۔ چلنا پھرنا مشکل ہے۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرما دیں۔ محمد ابراہیم احمدی اٹھارہ ہزاری ضلع جھنگ۔ (۵) میری دو لڑکیاں اور ہمشیرہ اور چھوٹے بھائی کی بیوی بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت عطا فرمائے۔ چوہدری فضل دین ننگلی دوکان ۱۶۲ صدر بازار خانپور۔ (۶) یہ عاجز آج کل ایک محکمانہ کیس میں مبتلا ہے۔ احباب باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ سید انور احمد شریفی منٹگمری اوورسیر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ (۷) میں ایک دفتری مقدمہ میں ماخوذ ہوں۔ جس کی اپیل ہائیکورٹ میں دائر ہے۔ اور تاریخ عدالت ۱۹ اکتوبر ہے۔ احباب میری بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ میری مشکلات کو دور فرمائے۔ آمین (محمد شفیع احمدی سلیم پوری معرفت محمد اسماعیل کلرک اسٹو سیکشن وی۔ او۔ ایف واہ کینٹ۔ (۸) میری بھاوجہ اہلیہ ڈاکٹر محمد الستار شاہ صاحب چک ۳۴ ج۔ ب عرصہ سے بیمار ہیں۔ نیز میرے لڑکے عبد المنان کو کنری سندھ فیکٹری میں بازو پر سخت چوٹ آئی ہے۔ احباب ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ عاجز حکیم عبد الرحمٰن شاہ لدھیانوی ربوہ ضلع جھنگ۔ (۹) عاجز کی والدہ محترمہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرماتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے آمین۔ خاکسار عبد الکریم خاں کاکڑ گرلپی واقف زندگی۔ (۱۰) محمد احمد صاحب منور اسسٹنٹ گڈس کلرک (افریقہ) کو بلڈ پریشر کی تکلیف ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (خاکسار عبد الرشید عابد ہلالپوری)

قرآنی روشنی میں سائنس اور مذہب کا جائزہ

(از محترم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب ۔۔۔ ★)

چارلس ڈارون نے ۱۸۵۹ء اور ۱۸۷۱ء میں دو کتابیں شائع کیں۔ ان تصانیف میں حیوانات کی پیدائش کو ایک حقیر جرثومہ سے شروع کرکے اعلےٰ ترین مخلوق یعنی انسان تک بے اختیار قدرتی طریقوں کی مدد سے خود بخود ترقی کرکے پہونچ جانے کا نظریہ بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مگر اس سے قبل کہ ڈارون کے پیش کردہ ارتقائی نظریہ کے اصولوں کے متعلق تحقیق اور تجربات مکمل ہو جاتے۔ دنیائے سائنس کو یہ نظریہ اس قدر محبوب معلوم ہوا کہ سائنس کے ہر شعبہ پر چاروناچار اس کا اطلاق عام کر دیا گیا۔ مگر اس سے پہلے کہ ارتقائی نظریہ کی جانچ پڑتال کریں۔ آیئے اس کے تاریخی پہلو پر ایک نظر دوڑائیں۔ جس سے یہ واضح ہو سکے کہ آیا انسانی ذہن کا اس قسم کا رجحان سائنس کے موجودہ دور سے ہی وابستہ ہے۔ یا پہلے بھی یہ مواد موجود تھا چنانچہ ڈارون خود اپنے ایک مسودہ میں جو اس نے ۱۸۶۳ء میں ۔۔۔ کے نام لکھا ذکر کرتا ہے کہ افلاطون کے علاوہ لقمان اور ۔۔۔ وغیرہ سے قبل میرے دادا بھی اسی خیال کا حامی تھا کہ اگر حیوانات علیحدہ علیحدہ پیدا نہیں کئے گئے۔ تو ضرور یہ قدیم اقسام کی نسل ہونگے" بلکہ جہاں تک قدیم تاریخ مدد دیتی ہے چھٹی صدی قبل مسیح میں ایکسیمنڈر نے ایک بے پناہ ہیولیٰ کے ساتھ ایک ازلی حرکت شامل کرکے تکوین عالم کا خود پیدا ہونا تصور میں لانے کی کوشش کی۔ اور جانداروں میں پہلی نسل مچھلی قرار دے کر باقی حیوانات کو اس کی ارتقائی صورتیں قرار دیا۔ اور اس کے بعد یونانی فلاسفر ۔۔۔ نے بھی اس نظریئے کی تائید کی۔ اس مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ارتقائی فلسفہ نیا خیال نہیں ہے۔ بلکہ مذہب کے پیچھے پیچھے قدیم سے بنتا بگڑتا چلا آرہا ہے۔ گو مذہبی عقائد کی طرح ایسے فلسفوں کو کبھی اتنی راسخ الاعتقادی اور عام مقبولیت حاصل نہیں ہوئی۔ مگر مذہبی کمزوری کے دوروں میں ایسے خیال ضرور پھوٹتے رہے ہیں۔ خصوصاً موجودہ دور میں جبکہ سائنس اور ایجادات نے غیر معمولی بلکہ انقلابی ترقی حاصل کر لی ہے ارتقائی فلسفہ صرف فلسفہ نہیں رہا۔ جب کہ سائنس کی تمام ترقی اور تمام نئی دریافتیں اس کی مضبوطی کے لئے صرف کر دی گئی ہیں۔ بلکہ اس کو ایک علمی مسئلہ کی حیثیت دیدی گئی ہے جس کی وجہ سے مذہب کے راستہ میں ایک بھاری روکاوٹ بن چکا ہے۔ سائنس کے اجارہ دار

اور وہ قومیں جن کے ہاتھ میں آج مادی طاقت ہے۔ ارتقائی مسئلہ کی حمایت میں کمربستہ اور اور مذہب سے برگشتہ ہیں۔ خصوصاً اشتراکیت کی تعمیر جو کہ خالصتاً مادہ پرستی پر قائم ہے۔ ارتقائی فلسفہ کا ایک گمراہ کن نتیجہ ہے۔ گو باقی یورپ محض اشتراکی دشمنی کی بناء پر ارتقائی نظریہ کی بعض کمزوریوں کو ظاہر کرنے پر مجبور ہو گیا ہے جیسا کہ گذشتہ پاکستان سائنس کانفرنس کے موقعہ پر اشتراکی نمائندے نز دین اور برطانیہ سے سائنس دان ہکسلے کا مکالمہ اس حقیقت پر کافی روشنی ڈالتا ہے۔ مگر یہ لوگ ابھی صحیح رنگ میں غور کرکے اس ملحدانہ نظریہ کو خیرباد کہنے کے لئے تیار نہیں

بہرحال موجودہ حالت کو قرآن کریم یوں بیان فرماتا ہے۔ انہ فکر و قدر فقتل کیف قدر ثم قتل کیف قدر۔ ثم نظر ثم عبس و بسر ثم ادبر و استکبر۔ فقال ان ھذا الا سحر یؤثر ان ھذا الا قول البشر (سورۃ المدثر)

یعنی انسان نے غور و فکر کیا۔ اور ایجادیں کیں پس غارت ہوا سپر کیسی کیسی ایجادیں کیں۔ پھر ماہر ہوا اس پر اور کیسی کیسی ایجادیں کیں۔ پھر نظریئے قائم کئے اور تیوری چڑھائی منہ بگاڑ لیا۔ (اور مذہب سے) پیٹھ پھیر لی اور متکبر ہو گیا۔ اور کہنا پڑا یہ (قرآن) تو جادو ہے جو اثر انداز ہے۔ خواہ (ان کے خیال میں) انسان کا قول ہے"

یعنی جب انسانی دماغ سائنس کی غیر معمولی ترقی اور محیر العقول ایجادات کی وجہ سے خدا تعالےٰ کی بغاوت اور بے دینی پر آمادہ ہو جائے گا تب بھی قرآنی معارف بالا رہیں گے۔ اور اس میں ہر دلیل کے مقابل میں غالب دلیل موجود ہو گی۔ تو قرآنی اثر کو دیکھ کر اس کو جادو بتا کر ٹالنا چاہیں گے مگر طرفہ یہ ہے کہ موجودہ انسانی حالت اور اس کی ذہنی کیفیت کے متعلق قرآن کریم میں نہ صرف ۱۲۰۰ سال قبل سے پیشگوئی موجود ہے۔ اور موجودہ غیر مسلموں کی ایجادات کا ذکر بھی موجود ہے۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ مشینی نوادرات بعینہٖ کشفی رنگ میں دکھا بھی دی گئی تھیں۔ جو کہ بالتفصیل حدیث میں مذکور ہیں۔ پھر بھلا یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ جس خدا کے علم میں موجودہ انسانی ترقی اور بغاوت کی تفصیل پہلے سے موجود تھی۔ وہ انسان کی اصلاح اور ہدایت کا سامان نہ پیدا فرماتا چنانچہ یہ پیشگوئی بھی موجود ہے کہ اس زمانہ میں قرآنی دلائل سے دجالیت اور

مادی نظریات کا مقابلہ کرنے کے لئے جری اللہ فی حلل الانبیاء پیدا کیا جائے گا یعنی مسیح موعودؑ کی بعثت۔ جس نے یہ ثابت کر دکھایا کہ وہ زندہ خدا جس نے پہلے بنی نوع انسان کی ہدایت اور رشد کا سامان فرمایا۔ وہ آج بھی موجود ہے۔ اور یہ کہ اسی کی ہدایت اور دلیل ہمیشہ غالب رہتی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اب دیکھنا ہے کہ ارتقائی فلسفہ یعنی خالق اور رب کے حکم اور سہارے کے بغیر خود بخود بننے مٹنے اور جاری رہنے والی دنیا کا مادی اور مشینی نظریہ انسان کے لئے کتنا مفید ہے اور اس کے مقابلہ میں ایک مہربان اور قادر خدا پر ایمان اور مذہبی اصول اور مسلمات کس قدر منفعت بخش ہیں۔ تاکہ علمی اور عقلی لحاظ سے ان کا جائزہ لیا جا سکے۔

ارتقائی نظریہ کے ماتحت علم اور سائنس کی ترقی انسان کی مادی ضروریات اور متبادر حوائج یعنی اس زندگی کے عیش و آرام کی ضمانت کا دعوےٰ کرتی ہے۔ بشرطیکہ ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں۔ جو مادی علوم اور سائنس کی ترقی کے لئے اپنے حوائج اور عیش و آرام کو قربان کرتے ہوئے چندروزہ زندگی کے رات دن محنت اور کوشش میں گذار دیں۔ اور دوسری طرف ایسے جانباز بھی موجود ہوں۔ جو اپنی جانیں اپنے ساتھیوں کے عیش و آرام کی خاطر مدافعانہ یا جارحانہ جنگوں کی بھینٹ چڑھانے کے لئے آمادہ ہوں گو اسی قسم کی مشقت اور قربانیوں کے علاوہ دیگر مجلسی اور معاشی نظام کی پابندیوں اور قوانین کی تعمیل اور برداشت کے لئے عقلی لحاظ سے ان کے پاس کوئی جواز موجود نہیں کیونکہ مادی نظام کا مقصد اس زندگی کا عیش و آرام ہے نہ کہ اس پر پابندیاں عائد کرنا اور بلا معاوضہ قربانیوں کی دعوت دینا۔ مگر اس کے بغیر کوئی انسانی نظام قائم بھی نہیں رہ سکتا۔ اسلئے مجبوراً مادی نظام اپنی حفاظت اور قیام کے لئے دکھ اور پابندیاں برداشت کرنے پر مجبور کرتا ہے جیسے وہ Categorical Imperative یعنی لامحالہ ضرورت مانتا ہے۔ ورنہ اس کا جواز دینا اس کے حیطۂ اختیار میں نہیں ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک عیش و آرام کی زندگی گذار کر مرجانا یا دکھ اور صعوبتیں سہکر زندگی گذارنا یا ملک اور قوم کی خاطر قربان ہو جانا محض ہمیشہ کے لئے مٹ جانا ہے۔ اس لئے مرنے والے کو اس کی قربانیوں کا صلہ یا قوم کے دلوں میں اس کی اچھی یا بری یاد کا احساس نہیں پیدا ہو سکتا۔

ارتقائی فلسفہ اس دنیا کی حقیقت معلوم کرنے اور سپر کے لحاظ سے اس کو ختم کرنے کے ذرائع اختیار کرنے میں کوشاں ہے۔ چنانچہ تحقیق کے لحاظ سے آج ہم دنیا کی حقیقت کو سمجھنے کے بہت قریب ہو گئے ہیں۔ وہ ذرہ جو پہلے سائنس دانوں کے لئے ایک حقیر اور ابتدائی مادہ تھا۔ جس نے ارتقائی مدارج طے کرتے ہوئے کارآمد عناصر کی شکلیں اختیار کیں۔ اس حقیر ذرہ کی گہرائیوں تک پہنچے تو معلوم ہوا کہ جیسا کہ انتہائی ارتقائی صورت شمسی نظام پیش کرتا ہے اسی طرح ہر ذرہ ابتداء سے ایک محکم نظام کے ماتحت اپنے محور کے گرد قائم ہے۔ اور اپنے استحکام اور نظام کے لحاظ سے کسی سے کم نہیں۔ ذرہ کیا ہے۔ ایک بقعۂ نور ہے۔ جس میں بجلی کے قمقمے محیر العقول رفتار اور حساب سے مرکزی طواف میں سرگرم ہیں۔ ان کی سرگرمی کا یہ عالم ہے کہ اگر آپس میں رخنہ ڈال دیا جائے تو ان کا احتجاج ہلاکت آفرین دھماکہ کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ ایسا دھماکہ جس کی بھسم کردینے کی قوت سے آج سائنس دان خود بھی خوفزدہ ہیں۔ اور دوسروں کو بھی ڈرا رہے ہیں۔

دنیا کی سیر کا یہ عالم ہے کہ آخر انسانی قدم نے بلند ترین چوٹی کو جا لیا۔ اور سالہا سال کی انتھک کوشش سے ماؤنٹ ایورسٹ فتح ہو گئی۔ ہوائی کرہ کی سیر بھی ہو گئی۔ اب چاند کی سیر کی تیاری ہے۔

پھر سائنسدانوں کی سب سے بڑی کوشش مادی ذرائع اور سائنس کی مدد سے موت و حیات کی حقیقت معلوم کرنا ہے۔ گو موت سمجھنے کے خواب پورے ہوتے نظر نہیں آتے۔ مگر اس ناکام کوشش سے چھٹکارا پانا بھی مشکل ہے۔ کیونکہ موت مادی نظریہ کے ماتحت نہایت ہی بھیانک نتائج کی حامل ہے۔ اور ایسا نقصان ہے جس کی تلافی ناممکن ہے۔ سب سے پہلے تو موت کی تیاری میں اس کا دم جسم کی قوتیں اور رعنائیاں ڈھلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ پھر مر کر یہ جسم یا تو ایندھن کا کام دیتا ہے۔ یا سڑ کر ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کے ذرات ہوا اور پانی کے بہاؤ سے سمندر کی تہ تک پہونچ جاتے ہیں۔ جہاں سمندر کا بوجھ اپنے بے پناہ دباؤ کی وجہ سے ان ذروں کو زمین کی اندرونی بھٹی میں سے گذار کر لاوا کی صورت میں اگلتا ہے۔ اور اس طرح پھر یہی ارتقائی چکر شروع ہو جاتا ہے۔ - - - - - -

جس کا حساب لگانے کے لئے سائنس کو وسعت حاصل نہیں۔ اور نہ ہو سکتی ہے۔

اس کے مقابل میں قرآن کریم کی تعلیم کی رو سے گو اسی دنیا کے ساز و سامان عیش و آرام۔ تمام ترقیاں اور دولتیں انسانی ورثہ قرار دی گئی ہیں۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔ ولکم ما فی الارض جمیعا۔ مگر ساتھ اندازہ اور قدر کے احکام موجود ہیں۔ عقل کو کام میں لانے کی تاکید ہے۔ مگر انصاف کے ساتھ جذبات سے فائدہ اٹھانا منع نہیں۔ مگر اخلاق کو ان کا لازمی جزو قرار دیا گیا ہے۔ یہ

درست ہے کہ بغیر صبر اور تقویٰ کے یہ مقام حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ مقام جہاں کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی نگہداشت ہو سکے۔ ہمسایہ ہمسایہ کو دکھ نہ پہونچا سکے۔ قوم قوم کے حقوق غصب نہ کر سکے۔ خدمت خلق اور خدمت حق کے لئے قربانی جاری رہے۔ مگر اس میں بھی شک نہیں کہ اس صبر اور تقویٰ کا پھل اس جہاں میں پورا نہیں مل سکتا۔ بلکہ بعض تو ایسے مجسم قربانی ہوتے ہیں۔ جو کہ اس دنیا کی حقیر جزا کا بھی ان نہیں اٹھاتے۔ اس لئے مذہب کی رو سے جزا سزا کا مقام یہ دنیا نہیں بن سکتی یہ تو دارالمحن اور قربان گاہ ہے۔ جزا سزا کے لئے اگلا جہان درکار ہے۔ اور مذہب کے پاس یہی وہ چیز ہے۔ جو معاشرہ کو ذہنی انتشار سے بچاتی ہے۔ اور مایوسی اور غرض پرستی کا علاج۔ مذہبی تعلیم وہ راہ دکھاتی ہے۔ جس پر گامزن ہوتے سے انسان خدا تعالےٰ کی ناراضگی اور نافرمانی سے بچ جاتا ہے۔ بلکہ عذاب قبر سے بھی بچ جاتا ہے۔ جس سے سائنسدان اس قدر خائف ہیں۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ نافرمان کی روح روز قیامت تک جسم کے گلنے سڑنے کا مزہ چکھتی رہتی ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔ ففی النار لھم فیھا زفیر و شھیق خالدین فیھا ما دامت السمٰوٰت والارض الا ما شاء ربک۔ کہ بے دین لوگ رہتی دنیا تک آگ میں واویلا کرتے رہیں گے۔ مگر سوائے اس کے جو تیرا رب چاہے۔ مگر دین داروں کے لئے فرمایا ہے۔ فاما الذین سعدوا ففی الجنۃ .... الخ یعنی ان کی روحوں کو اٹھایا جائے گا۔ اور ان کو ما دامت السمٰوٰت والارض یعنی رہتی دنیا تک بھی اور آئندہ بھی جنت عطا کی جائے گی (سورۃ ھود ع)

قرآن کریم اس دنیا میں مادی ترقی اور علوم سائنس سے فائدہ اٹھانے میں مدد کے علاوہ روحانی لحاظ سے انتہائی حظ اور ترقی کا ضامن ہے۔ اور اس ترقی کو چاند تاروں والے آسمان تک محدود نہیں رکھتا۔ بلکہ افق اعلےٰ کے قریب پہونچا دیتا ہے۔ چنانچہ جو رہبر کامل قرآن کریم کے ذریعہ ہمیں ملا ہے۔ اس نے یہ مقام پایا۔ فرمایا ہے۔ ھو بالافق الاعلیٰ ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنیٰ فاوحی الی عبدہ ما اوحی۔ کہ اللہ تبارک و تعالےٰ افق اعلےٰ پر ہے۔ مگر وہ نیچے اور قریب تر آیا یعنی اس مقام پر جہاں انسانی ترقی کا دائرہ افق اعلےٰ کے دائرہ کی قوس سے ملتا ہے۔ بلکہ اور قریب آیا۔ اور وہاں اپنے بندے یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جو پسند فرمایا وہ وحی کیا۔

اب اس حقیقت کے پیش نظر کہ خود قرآن کریم خلق السمٰوٰت والارض کے متعلق غور و خوض کرنے کی بار بار تاکید فرماتا ہے

یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا دنیا و ما فیھا کی بناوٹ اور جو حکمتیں اور اصول اس میں کارفرما ہیں۔ ان میں اگر غور و خوض کیا جائے۔ تو کیا انسان بھٹک جاتا ہے۔ اور ارتقاء ایسے نظریئے قائم کر لیتا ہے۔ اگر ایسا نہیں۔ تو صحیح استدلال کرنے اور غیر مشکوک نتیجہ برآمد کرنے کے اصول کیا ہیں؟

حقیقت میں قرآن نے یہ صاف صاف فرما دیا ہے۔ کہ دنیاوی علوم اور سائنٹفک تحقیق کے ذریعہ انسان خدا تعالےٰ کو نہیں پا سکتا۔ ہاں ایسے دلائل ضرور حاصل ہو جاتے ہیں۔ جو کہ ہستی باری تعالےٰ کے شاہد ہوں۔ جیسا کہ فرمایا ہے لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر۔ قد جاءکم بصائر من ربکم فمن ابصر فلنفسہ ومن عمی فعلیھا وما انا علیکم بحفیظ۔ یعنی اللہ تعالےٰ کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں۔ مگر وہ آنکھوں کو دیکھتا ہے۔ کیونکہ وہ لطیف اور خبیر ہے۔ البتہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لئے بصائر آتے ہیں۔ پس جس نے ان پر غور کیا۔ اس میں اس کا اپنا فائدہ ہے اور جو جان بوجھ کر اندھا بنا۔ اس کا اپنا نقصان ہے۔ میں اس بات میں تمہارا ذمہ دار نہیں۔

بصائر جو اللہ تعالےٰ نے ہمیں عطا کئے ہیں۔ دو قسم کے ہیں۔ روحانی بصائر جو بعثت انبیاء معجزات اور خارق عادت نشانات پر مشتمل ہیں۔ اور دوسرے جو عام قانون اور خلق عرض و سماء پر غور کرنے سے حاصل ہوتے ہیں۔ مگر ان بصائر پر غور کر کے صحیح نتیجہ نکالنے کے لئے قرآن کریم نے صحیح اصول پر کاربند ہونے کی ہدایت فرمائی ہے۔ فرمایا ہے:۔ حتی اذا جاءو اکذبتم بایٰتی ولم تحیطوا بھا علما۔ یعنی جب میرے نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ کیا تم ان کو جھٹلا دیتے ہو۔ اس سے پہلے کہ علمی لحاظ سے ان کا احاطہ کر لو۔ یعنی جب تک بصائر اور نشانات کا یکجائی طور پر سیاق و سباق کے مطابق احاطہ نہ کیا جائے۔ اور علمی لحاظ سے ان کو ترتیب نہ دی جائے۔ صحیح نتیجہ نہیں نکلتا۔ ایسا کرنا ہے بھی عقل اور دیانتداری کے خلاف۔ اس لئے صحیح نتیجہ پر پہونچنے کے لئے احاطہ بالعلم کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ آگے چلکر مثال سے سمجھایا ہے۔ وتری الجبال تحسبھا جامدۃ وھی تمر مر السحاب (سورۃ نمل) یعنی تو پہاڑ کو دیکھتا ہے۔ اور گمان کرتا ہے کہ وہ ساکن ہیں۔ مگر وہ تو بادل کی طرح گذر رہے ہیں۔ یعنی کرۂ ارض کے متعلق اگر بصائر کا احاطہ بالعلم کیا جائے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ زمین گھوم رہی ہے اور پہاڑ بادل کی طرح فضاء میں سے گزر رہے ہیں۔ لیکن اگر بصائر پر غور نہ کیا جائے۔ اور سیاق و سباق سے آنکھیں بند کر لی جائیں۔ تو پہاڑ اور زمین ساکن ہی نظر آئیں گے۔ گو آج سے صرف چار صد

سال قبل کوپرنیکس نے کرۂ ارض کے متعلق بصائر جمع کئے جن کو یکجائی طور پر دیکھنے سے دنیائے سائنس کو علم ہوا کہ کرۂ ارض گول ہے اور گھوم رہا ہے مگر اب بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔ یورپ میں بھی ہیں اور دوسرے ممالک میں بھی۔ جو زمین کی گردش کو ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ مگر ان کو اندھے ضدی۔ یا احمق کہنے کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ ارتقائی نظریہ کے حامیوں نے حاصل شدہ بصائر اور شواہد کا جو نتیجہ نکالا ہے۔ ان کا احاطہ بالعلم کرنے سے درست ثابت ہوتا ہے یا نہیں۔

اس میں شک نہیں کہ ارتقائی مسئلہ ڈارون کی علمی اور مشاہداتی کوششوں کا مرہون منت ہے اور اسی کے قائم کردہ اصولوں پر اس کا سہارا ہے آیئے پہلے ڈارون کا بنیادی اصول پرکھیں۔ یعنی Morphology جس کے متعلق وہ کہتا ہے۔

It may be said to be its very soul.

کہ اس کے نظریہ کے لئے اس کا وجود بطور روح کے ہے۔ مارفالوجی کا مطلب جانداروں کے اجسام اور اعضاء کی ظاہری مشابہت ہے۔ جس کے ذریعہ ان کا جنسی اور نسلی تعلق معلوم کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ڈارون نے زندگی کی حقیر ترین مثال Protozoa یعنی خوردبینی جرثومہ سے شروع کر کے بڑے بڑے اور اعلےٰ حالت میں پائے جانے والے جانداروں تک ظاہری مشابہت کے لحاظ سے ایک ارتقائی رشتہ قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور اس مشابہت کی زیادہ تر بنیاد بندر اور انسان کے آپس میں ملتے جلتے اعضاء پر رکھی ہے۔ ایسی اور بھی مثالیں ہیں۔ مگر چونکہ ان پر زمانہ گذر چکا ہے۔ اس لئے امید تھی کہ اس اصول کو ثابت کرنے کے لئے انسان چونکہ آخری کڑی ہے۔ اس کا رشتہ بندر سے جلد جوڑ سکے گا۔

مگر بندر اور انسان میں رشتہ قائم کرنے کے لئے جیسا کہ مشہور ہے۔ صرف ایک کڑی مفقود نہیں۔ بلکہ بہت سی کڑیاں مفقود ہیں۔ جیسا کہ ڈارون لکھتا ہے۔

The great break in the organic chain between man and his nearest Allies.

"یعنی حیوانات کے سلسلہ میں یہ ایک بہت بڑی خلیج ہے۔ جو کہ انسان اور اس کے قریب ترین متعلقین میں پائی جاتی ہے"۔ مگر یار لوگوں نے اس بہت بڑی خلیج کو پاٹنے سے قبل ہی معمولی کی تصور کر کے نظریہ کو اپنانا شروع کر دیا۔ اور اس شوق میں کہ بندر اور انسان میں جلد رشتہ قائم ہو جائے۔ جو بھی گری پڑی ہڈی ملی۔ جو اس مفروضہ

کو تقویت پہنچا سکتی ہو لے اڑے۔ اس امر سے قطع نظر کہ وہ ہڈی یا دانت کس طبقۂ ارض سے وابستہ ہے یا اس کی گہرائی کس قسم کی مخلوق سے متعلق ہے۔ غرض محض قیاسات پر ہی بھروسہ کر لیا گیا۔ مگر ڈاکٹر ڈجونسز نے اس مشکوک حالت سے نکلنے کے لئے بعض پرانے مقامات کے آثار باقاعدہ کھود نے شروع کئے۔ تو نتیجہ یہ برآمد ہوا۔ کہ جس گہرائی تک انسان کا کھوج چلتا ہے۔ بندر کا کھوج اس سے آگے نہیں جاتا۔ مگر ارتقائی نظریہ کے مسلمات کی رو سے چاہیئے یہ تھا۔ کہ بندر کا کھوج انسانی پیدائش کی سطح سے آگے بہت دور گہرائی تک چلتا تاکہ ارتقائی نظریہ کی تائید ہو سکتی کہ بندر پہلے تھے۔ جو ارتقاء کے ذریعہ انسان بن گئے۔ مگر معاملہ الٹا کہ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے پہلے انسان تھے اور بعد میں بندر۔ کیونکہ اکثر کھدائیوں میں بندر انسان کے کھوج سے بھی کہیں پیچھے رہ جاتا ہے۔

اس محققانہ جنر کے پیش نظر جو کہ ارتقائی نظریوں کی جڑیں تبر کا حکم رکھتی ہے۔ اور بھی باقاعدہ کھدائیاں کی گئیں۔ مگر نتیجہ وہی نکلا جس نے قصر ارتقاء کو بنیادوں سے ہلا دیا۔

ایک ایسی ہی کھدائی کا نتیجہ کچھ عرصہ ہوا مکرم خلیل احمد صاحب ناصر نے امریکہ سے اپنے مضمون میں درج کیا تھا۔ جو کہ اخبار الفضل میں چھپ چکا ہے۔

اب اس مایوسی اور ناکامی پر پردہ ڈالنے کے لئے سائنس دان ایک گلہری کی قسم کا جانور پیش کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں اس سے دو نسلیں بندر اور انسان نکلے ہوں گے۔ مگر یہ نہیں بتا سکتے کہ گلہری سے کس اصول کے ماتحت انسان بھی پیدا ہو گیا اور بندر بھی۔ اور آیا اس ارتقاء کے لئے جو عرصہ اور طبقۂ ارض درکار ہے۔ وہ کہاں سے لائیں گے۔ ارتقاء کے لئے ان کے بنائے ہوئے اصولوں کے ماتحت یعنی قدرتی انتخاب ماحول کا اثر اور بقائے انسب جو کہ ایک ایک کر کے نئی تحقیقات کی بناء پر غلط ثابت ہو رہے ہیں۔ اگر ان کو صحیح بھی مانا جائے تو جو گلہری کی قسم Specteral Jarsier جس کو اب بطور جد کے پیش کرتے ہیں اس کو ان اصولوں کے مطابق بندر اور انسان بننے کے لئے ابھی اور لاکھوں سال اور کافی بھرتی کی ضرورت تھی۔ اور جس کے لئے موجودہ کرۂ ارض ہزاروں فٹ اور بڑا ہوتا۔ اختصار کی غرض سے میں یہاں ماہر فن Sir Eliot Smith کا اقتباس پیش کر دیتا ہوں۔ جس سے اندازہ ہو جائے گا۔ کہ ارتقاء کے حامیوں کو اب کس قدر زک اٹھانی پڑی ہے وہ لکھتا ہے:۔ چنانچہ اب یہ واضح ہو چکا ہے۔ کہ انسانی گوریلا کی نسل نہیں مگر یہ یقینی بات ہے کہ بندال [illegible]

اسلامی عہد کے کتب خانے

ہر قوم کی کچھ علیحدہ خصوصیتیں ہوتی ہیں۔ جو اسے دوسری قوموں سے ممتاز کرتی ہیں اس نقطۂ نظر سے دیکھئے۔ تو ہندوستان میں جتنی قومیں آئیں اور آباد ہوئیں۔ ان کے امتیازی اوصاف ایک دوسرے سے بالکل الگ نظر آئیں گے۔ مثال کے طور پر آریہ قوم کو لیجئے ذات پات کی تقسیم۔ برہمنوں کی فضیلت مطلق العنانی اور علم کی محدود اجارہ داری اس کی بڑی بڑی خصوصیتیں تھیں۔ اور یہ ہزاروں سال قائم رہیں۔ بدھ ازم اور جین مت۔ برہمنیت کی عصبیت جاہلانہ کے اس طرح نذر ہوئے۔ کہ [illegible] پاٹلی پتر۔ بتریہ اور ٹکسلا کے علمی مراکز بھی زندہ نہ رہ سکے۔

لیکن جب اس میں مسلمانوں کے قدم پہنچے۔ تو جہالت اور اوہام کی تاریکیاں اس طرح ختم ہو گئیں۔ جس طرح رات کا اندھیرا سپیدۂ سحر کے ساتھ کافور ہو جاتا ہے۔ مسلمانوں کے قومی خصائص جہاں غیرت نفس، عدل و انصاف اور مساوات و رواداری شامل تھیں وہاں علم کی اشاعت اور اوہام و جہالت کی بیخ کنی بھی تھی۔ سندھ میں وہ آیۂ رحمت بن کر آئے یہاں انہوں نے [illegible] اوہام پرستیوں اور انسانیت سوزیوں کا خاتمہ کیا وہاں علم صحیح اور عالم صالح کے لئے فضا اس طرح سازگار بنائی۔ کہ [illegible] کی سرزمین سے بڑے بڑے عالم و دیوان اصفیاء و اتقیاء پیدا ہونے لگے۔ اس کے بعد محمود غزنوی کی فتوحات نے عسکری و انتظامی محاسن سے مستفید کر کے معاشرتی عدل سے روشناس کرایا۔ غلام خاندان کے سربراہوں نے جہاں منظم حکومت امن و امان اور انصاف و مساوات کی بنیاد ڈالی وہاں علمی ترقیوں کی نئی نئی شاہراہیں نکالیں۔ علماء و فضلاء کی قدر افزائی کی۔ تعلیم و تعلم کا نظم کیا۔ اور تصنیف و تالیف کے ختم نہ ہونے والے سلسلے کا آغاز۔ علم کی ترقی و اشاعت سلاطین اسلام کے نزدیک ایک اکثر مذہبی فریضہ رہا۔ اور الناس علیٰ دین ملوکہم کے مطابق امراء و شرفاء اور حکام نے بھی اسے شعار زندگی بنایا۔ تعلیمی اداروں کی سرپرستی و نگرانی۔ عالموں اور فاضلوں کی قدر افزائی کتابوں کی بہم رسانی اور ترجمہ و تشریح کی علمی کاوشوں کا آغاز اور نادر کتابوں کی نقل کا ذوق بہت جلد سارے ملک میں پھیل گیا۔ اس زمانہ کی جو کتابیں کتب خانوں یا ہندوستان و پاکستان کی بڑی بڑی لائبریریوں میں موجود ہیں۔ وہ شاہان اسلام کے علمی ذوق اور ان کے عہد کی علمی و فنی ترقیوں کا روشن ترین ثبوت اور ان کے مصنفوں کاتبوں اور نقل نویسوں کے علمی و فنی پایہ کی سند ہیں۔ فروغ علم و فن کی اشاعت میں مسلمان سلاطین اور امراء و شرفاء کا جو حصہ ہے ہند و عہد اس کے ہزارویں حصہ کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

یوں تو پورا دور مغلیہ ہندوستان کی تاریخ کا زریں ترین دور تھا۔ اور اس دور کے ہر فرمانروا نے رعیت پروری معدلت گستری [illegible] علم نوازی کے غیر فانی نقوش چھوڑے ہیں۔ مگر اس کا مطلب [illegible] پہلے دوسرے مسلم فرمانرواؤں کا زمانہ ان اوصاف و امتیازات سے خالی ہے سندھ میں مسلم فتوحات کے آغاز سے فتوحات غزنی اور خاندان غلاماں و شمسی کی اس منظم حکومت تک علم و عمل کے ہر میدان میں بیش بہا ترقیاں ہوئیں قطب الدین ایبک۔ التمش اور بلبن جیسے سلاطین جہاں عظیم المرتبت فاتح اور مدبر و منتظم تھے وہاں بڑے علم دوست علماء کے مربی و سرپرست اور جوہر شناس بھی تھے طلباء اور اساتذہ کی اقامت کے لئے ہر شہر میں بڑی بڑی عمارتوں کی تعمیر دہلی اور سندھ کے علاقوں میں اعلیٰ درس گاہوں کا قیام۔ سرکاری و مذہبی عہدوں کے لئے مدارس کا اہتمام طلباء اور اساتذہ کے خورد و نوش کا انتظام۔ تعلیم کا مفت اجراء۔ دربار میں اہل علم و دانش کی رسائی اور وظائف و عطایا کی ارزانی اس کی واضح دلیل ہے۔ اہل علم و دانش اور ادباء و شعراء کی کثرت کا حال طبقات ناصری۔ تاج المآثر۔ ملا عبد القادر اور تاریخ فیروز شاہی کے مصنف ضیاء الدین برنی کی زبان سے سنئے۔ اور اس بات کو بھی ذہن میں رکھئے کہ طوطی ہند امیر خسرو اسی عہد کی یادگار ہیں۔

علاء الدین خلجی سے لے کر محمد شاہ اور فیروز شاہ تغلق تک جتنے بادشاہ ہوئے ان میں علم دوستی و علماء پروری میں محمد شاہ کا نام سرفہرست ہے مگر اس کے معنی یہ نہیں۔ کہ سلاطین ماسبق و مابعد کے زمانوں میں علوم و فنون کی جو ترقی ہوئی۔ اور تصنیف و تالیف کا کام جس معیار پر تھا وہ [illegible] درجہ کا تھا۔ خاندان خلجی میں جلال الدین خلجی پہلا بادشاہ تھا جس نے سرکاری طور پر شاہی کتب خانہ کی بنیاد ڈالی۔ امیر خسرو اس کے پہلے لائبریرین مقرر ہوئے جو زمانہ شہزادگی میں ہی اس کی طرف سے فراہمی ذخیرہ کے ذمہ دار تھے۔ اس زمانہ میں یا تو شاہی کتب خانہ مشہور تھا یا سلطان الاولیاء حضرت نظام الدین کا کتب خانہ جو آپ کی رحلت کے بعد لکھنؤ منتقل کیا گیا

تغلق کے زمانہ میں متعدد کتب خانے قائم ہوئے فیروز شاہ تغلق بڑا علم دوست آدمی تھا اس نے متعدد کتب خانے قائم کئے۔ اور نگر کوٹ کے قدیم شعبہ ذخیرۂ کتب کو حاصل کر کے بڑی بڑی کتابوں کا سنسکرت سے فارسی میں ترجمہ کرایا۔

دکن میں بہمن شاہی سلاطین نے بہت سے کتب خانے قائم کئے تھے محمد شاہ بہمنی کا مشہور وزیر محمود گاواں بہت بڑا عالم اور اہل قلم تھا۔ اس نے بیدر میں اپنے نام پر ایک دارالعلوم قائم کیا تھا۔ جس میں پانچ ہزار کتابوں پر مشتمل ایک کتب خانہ بھی تھا۔ اس کے علاوہ اس کا اپنا ذخیرہ کتب نادر کتابوں کا مجموعہ تھا۔ اس کی کتابوں کی تعداد پانچ ہزار شمار کی گئی ہے۔ ابراہیم عادل شاہ کے زمانہ کی سرکاری لائبریری کا ایک حصہ اب بھی عصری محل میں محفوظ بتایا جاتا ہے۔ اور یہاں اس کتب خانہ کی بیشتر کتابیں اورنگ زیب نے اپنے کتب خانہ دہلی میں منتقل کرا لی تھیں۔ لیکن جو کتابیں اب تک باقی ہیں۔ وہ بھی نہایت نادر و بیش قیمت کہی جاتی ہیں سفر نامہ کے مصنف نے ایک اور لائبریری کا تذکرہ کیا ہے۔ جو احمد آباد میں قائم تھی۔ یہ بھی بہمنی بادشاہوں کے علمی ذوق کا نتیجہ تھی۔

بابر کے ذوق علم کا یہ عالم تھا کہ جب چچا کے ظلم سے تنگ آ کر صرف چند آدمیوں کے ساتھ نکلا۔ تو خاندانی کتب خانہ کی عمدہ عمدہ کتابیں بھی ساتھ لے گیا .... یہ تمام کتابیں حملہ آوری کے وقت دہلی کے کتب خانہ میں محفوظ تھیں۔ بابر کو ابراہیم لودھی حاکم پنجاب کے ایک امیر غازی خان نے پنجاب پر حملہ کرنے کی دعوت دی تھی ....

....

جب غازی خان بجائے انعام و اکرام کے عتاب کا مورد اور غدار قرار پا کر قید ہوا۔ تو بابر نے اس کی قیمتی لائبریری کا معائنہ کر کے چند قیمتی کتابیں ضبط کر لیں۔ بابر کی لڑکی گلبدن بیگم جس کی کتاب ہمایوں نامہ ایک انگریز خاتون کی وساطت سے منظر شہود پر آ گئی ہے۔ بہت اچھے کتب خانہ کی مالک تھی۔ [illegible] بہت پاکیزہ علمی ذوق رکھتی تھی [illegible] کے ذوق علمی کی یادگار دارالمطالعہ (شیر منڈل) اب بھی دہلی کے پرانے قلعے کے وسط میں کھڑی ہے جس کے زینے سے گر کر اس نے وفات پائی۔ اس کے ذوق مطالعہ کا یہ عالم تھا۔ کہ فوجی مہمات پر بھی کتابیں ساتھ لے جاتا تھا۔

ہمایوں کا بیٹا اکبر ناخواندہ ہونے کے باوجود بہت ستھرا علمی ذوق رکھتا تھا۔ اور کتابیں جمع کرنے کا شائق تھا۔ اس کے عہد میں سنسکرت کی بہت سی کتابیں فارسی میں ترجمہ کی گئیں۔ اور شاہی کتب خانہ میں رکھی گئیں۔ [illegible] اس کے کتب خانے کے داروغہ تھے۔ وہ خود مطالعہ نہیں کر سکتا تھا۔ مگر اہل علم مصاحبوں سے پڑھوا کر سنتا تھا۔ اور اسی طرح شاہی کتب خانہ کی چیدہ چیدہ کتابیں ہمیشہ اس کے مطالعہ میں رہتی تھیں۔ گجرات فتح ہوا۔ تو اعتماد خان کی شاندار لائبریری بھی قبضہ میں آئی۔

.... درباری علماء میں فیضی اور ابوالفضل سب سے زیادہ نامور اہل علم تھے۔ ان کے الگ الگ کتب خانے تھے فیضی کی وفات کے بعد اس کی کتابوں کا اندازہ [illegible] ہزار کیا گیا عبد الرحیم خانخاناں مدار المہام کے پاس اس سے بھی زیادہ کتابیں تھیں وہ بڑا علم دوست تھا خود ادیب۔ شاعر اور مورخ تھا۔ اس کا کتب خانہ احمد آباد میں تھا جس میں ہر علم و فن کی کتابیں تھیں۔ کتب خانے کا ایک مستقل محکمہ تھا۔ اور داروغہ کتب خانہ ایک نہایت عالم فاضل شخص مقرر کیا جاتا تھا۔ داروغہ کے ماتحت علماء و فضلاء کی ایک جماعت کتابوں کی نقل و تسوید کا کام کرتی تھی۔ کتابوں کی فراہمی میں مصارف کی کوئی گرانباری اس کے حوصلہ کو پست نہ کر سکتی تھی نقل و تسوید کے کام کا بڑا اچھا معاوضہ دیتا تھا۔ ایک دفعہ اس نے جامی کی کتاب "یوسف زلیخا" کی نقل سے خوش ہو کر نقل نویس کو ایک ہزار اشرفیاں انعام دیں جہانگیر علم دوستی میں مشہور تھا جب وہ گجرات بھیجا گیا تو اپنے ساتھ بہت سی کتابیں بھی لے گیا جن میں سے اس نے تفسیر حسینی اور حبیب الادب تیمور گجرات منتخب کیں اور یہ سب جانتے ہیں کہ اس نے اپنے سوانح حیات مرتب کرائی۔ اور اس کی نقلیں امرائے سلطنت میں تقسیم کر دیں

شاہجہان کا عہد جہاں دوسرے اعتبارات سے دور مغلیہ کا سنہرا عہد ہے وہاں علم پروری کے لحاظ سے بھی ممتاز و مشہور ہے۔ اس نے جامع مسجد کے قریب ہی کالج قائم کیا تھا۔ اور اپنی لائبریری کی نگرانی خود کرتا تھا۔ اس میں بابر کی خود نوشت سوانح حیات تزک بابری بھی موجود تھی۔ خانخاناں کے کتب خانہ کی تمام عمدہ کتابیں اس میں جمع کی گئی تھیں۔ روزانہ سوتے وقت کتابیں پڑھوا کر سنا کرتا تھا۔ اسے دو کتابیں خاص طور سے پسند تھیں۔ ایک تزک تیموری، دوسری بابر نامہ

اورنگ زیب عالمگیر پر مذہبیت کا رنگ غالب تھا۔ وہ اپنے ذوق علم کی تسکین مذہبی کتابوں سے کرتے تھے [illegible] زیادہ [illegible] انہوں نے جہاں علوم و فنون کی ترقی کے لئے کالج اور مدرسے قائم کئے وہاں مسلمانوں کی مذہبی رہنمائی کے لئے فتاویٰ عالمگیری مرتب کرائی۔

عہد انحطاط میں قدرتی بات ہے۔ کہ نہ علمی ذوق یہ مظاہرے رہ سکتے تھے۔ نہ صدیوں کی جمع کردہ نادر کتابوں کی حفاظت کا اہتمام۔ چنانچہ جہاں سلطنت کا شیرازہ منتشر ہوا وہاں علمی ذخیرے بھی دست برد زمانہ سے محفوظ نہ رہ سکے۔ یہاں تک کہ حملہ نادری کے بعد نادر شاہ نے دہلی کا شاہی کتب خانہ کوڑیوں کے مول فروخت کر دیا شاہ عالم دوم نے کتب خانہ قائم کرنے کی کوشش کی اور خاصہ نادر مجموعہ فراہم کر لیا۔ مگر یہ بھی سیاسی ابتری کی نذر ہو گیا۔ اور غلام قادر روہیلہ جب شاہ عالم کو اندھا کر کے دہلی سے فرار ہوا۔ تو اس ذخیرہ کی تمام چیدہ چیدہ کتابیں بھی اپنے ساتھ لے گیا۔

سلاطین دہلی اور ان کے امراء کے علاوہ بنگال میں علی وردی خان کے زمانہ میں ایک امیر محمد علی کا کتب خانہ کافی بڑا تھا۔ نواب مرشد آباد کا کتب خانہ اور اس کی یادگار کتابیں اب بھی وہاں موجود و محفوظ ہیں۔

میسور میں ٹیپو سلطان کی علم دوستی۔ خدا ترسی اور پاکبازی زبان زد خلائق تھی۔ ان کی علم دوستی کا یہ عالم تھا۔ کہ اپنی نگرانی میں فضلائے عصر سے کتابیں لکھواتے۔ اور ترجمہ کرواتے تھے۔ ان کے کتب خانہ میں دو ہزار کتابیں تھیں۔ سرنگاپٹم کی آخری لڑائی میں جب سلطان شہید ہو گئے تو انگریزوں نے کتب خانہ پر بھی قبضہ کر لیا۔ اور اس کی تمام عمدہ کتابیں تقسیم کر دیں۔

صنعتی ترقیاتی کارپوریشن پچپن کروڑ روپے کی نئی سکیموں پر غور کر رہی ہے

کراچی ۱۸ اکتوبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ صنعتی ترقیاتی کارپوریشن بعض نئی ترقیاتی سکیموں پر غور کر رہی ہے۔ جن پر کل پچپن کروڑ روپے کے قریب خرچ آئے گا۔

صنعتی ترقیاتی کارپوریشن ان سکیموں کی تفصیلات تیار کر رہی ہے۔ امید ہے۔ کہ آئندہ برس کے آغاز تک ان میں سے اکثر سکیموں پر عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔ ان سکیموں پر مذکورہ بالا روپیہ صرف کرنے کے بعد گذشتہ تین برسوں میں کارپوریشن کی طرف سے ملک کے مختلف ترقیاتی منصوبوں پر کارپوریشن کی طرف سے لگائی جانے والی رقم ایک سو دس کروڑ تک پہنچ جائے گی۔ اب تک کارپوریشن مختلف کاموں پر پچپن سے ساٹھ کروڑ تک روپیہ صرف کر چکی ہے۔

نئے منصوبوں میں آٹھ کروڑ کے صرف سے فولاد سازی کے ایک کارخانہ کا قیام۔ چھ کروڑ روپے سے مشرقی بنگال میں اخباری کاغذ کی ایک فیکٹری کی تعمیر۔ چار کروڑ روپے کے صرف سے کھاد سازی کے ایک کارخانے کا قیام شامل ہے جن پر پانچ کروڑ کے قریب خرچ آئے گا۔ اس سکیم میں پٹ سن کی صنعت کی توسیع۔ مشرقی اور مغربی پاکستان میں کھانڈ کی ملوں کی تعمیر۔ سوئی گیس منصوبے کی پنجاب تک توسیع اور ادویہ سازی کے کارخانوں کے قیام کے منصوبے بھی شامل ہیں۔

برطانیہ اور روس کے تعلقات خوشگوار بنانے ... [illegible]

ماسکو ۱۸ اکتوبر۔ اخباری نمائندوں کے استفسار پر برطانوی وفد کے لیڈر لارڈ [illegible] نے بتایا کہ روس کے وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف سے برطانیہ اور روس کے تعلقات پر گفتگو ہوئی ہے۔

برطانوی لیڈر نے بتایا کہ یہ ملاقات موسیو مالوٹوف کے سرکاری دفتر میں ہوئی۔ اور انہوں نے بڑی خندہ پیشانی سے وفد کا استقبال کیا۔ اس وفد میں دو برطانوی خواتین بھی شامل ہیں۔

امریکی فوجی اقتصادی امداد کے متعلق اہم مذاکرات

واشنگٹن ۱۸ اکتوبر۔ پاکستان کو امریکہ سے آنے والی فوجی اور اقتصادی امداد کے [illegible] کا اعلان کر دیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں وزیر اعظم محمد علی اور امریکی حکام کے درمیان تفصیلی مذاکرات ہو رہے ہیں۔ وزیر اعظم نے فوجی امداد حاصل کرنے کے متعلق پچھلی جمعرات کے دن امریکہ کے قائم مقام سیکرٹری آف سٹیٹ سے بات چیت شروع کی تھی۔

ان مذاکرات میں پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان پاکستانی افواج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خان اور پاکستانی سفیر مقیم امریکہ مسٹر امجد علی وزیر اعظم کی مدد کرتے رہے۔

باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ اگلے دو دن امداد کے متعلق تمام تفصیلات واضح صورت میں سامنے آ جائیں گی

تجارتی نرخ!

لاہور ۱۸ اکتوبر

ماش سیاہ تیرہ روپے آٹھ آنے تا ۱۵/۱۲ روپے
ماش سبز ۱۵/- تا ۱۶/- مونگ ہارون آباد ۱۴/- تا ۱۴/۸/- روپے مونگ پنجاب ۱۲/۴ روپے
مسور سندھ ۲۳/- مسور پنجاب ۱۴/- روپے تا ۱۵/- روپے۔ چنے سیاہ ۹/۸ تا ۱۰/۹ روپے
چنے سفید ۱۱/- روپے تا ۱۵/- روپے باجرہ ۱۰/۸ تا ۱۱/۸ روپے۔ مکئی سرخ ۹/- روپے تا ۱۰/- روپے
مکئی سفید ۹/- روپے تا ۱۰/- روپے۔ چاول باسمتی ۲۸/- روپے تا ۳۲/- روپے چاول سفید موٹا ۱۳/- روپے
چاول ٹوٹا باسمتی ۱۵/- تا ۱۸/- روپے
بیسن ۱۱/- روپے دال چنے ۱۰/۸/- دال ماش ۱۸/-
دال مسور ۱۲/۸ [illegible] ۱۸/- روپے۔ دال مونگ ۱۸/- روپے
دال ماش سفید ۲۵/- روپے تا ۲۷/- روپے
دال مونگ سفید ۲۳/- روپے تا ۲۴/- روپے
دال ماش سپیشل ۲۲/- روپے دال مونگ سپیشل ۲۱/- روپے

دستوری مسائل کے بارے میں سارے مغربی پاکستان کا متحدہ محاذ قائم کیا جائیگا

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ وزیر اعلیٰ پنجاب ملک فیروز خان نون نے دستوری مسائل پر غور کرنے کے لئے مغربی پاکستان کے تمام ارکان دستور ساز اور دوسرے بااثر اشخاص کو بذریعہ تار لاہور آنے کی دعوت دی ہے۔ یہ فیصلہ آج شام ایک اجلاس میں کیا گیا۔ جہاں لاہور میں موجود دستور ساز کے پنجابی ارکان اور صوبائی کابینہ کے وزراء نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں جو دو گھنٹے سے زیادہ دیر جاری رہا۔ دوسری باتوں کے علاوہ مغربی پاکستان کو ایک یونٹ میں تبدیل کرنے۔ علاقائی وفاق اور [illegible] کے فارمولے پر بھی غور کیا گیا۔ مکمل غور و فکر کے بعد فیصلہ کیا گیا۔ کہ مغربی پاکستان کے دوسرے صوبوں کے مقتدر حضرات کی رائے حاصل کی جائے۔ اور دستوری مسائل کے سلسلہ میں متحدہ محاذ قائم کرنے کے امکانات کا جائزہ لیا جائے۔

امرتسر اور لاہور کے درمیان گاڑیوں کی آمد و رفت

۲۸ اکتوبر تک شروع ہو جائیگی

نئی دہلی ۱۸ اکتوبر۔ نئی دہلی کے باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ لاہور اور امرتسر کے درمیان ریلوں کی آمد و رفت بحال کرنے کے تمام انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ ریلوں کی آمد و رفت کی اب صرف معمولی تفصیلات کا تصفیہ ہونا باقی ہے۔ اس سلسلہ میں پاکستان اور بھارت کے ریلوے حکام کا ایک اجلاس ۱۹ اکتوبر کو لاہور میں ہو رہا ہے۔ اگر اس اجلاس میں یہ تفصیلات طے ہو گئیں۔ تو امید ہے۔ کہ لاہور اور امرتسر کے درمیان ریلوں کی آمد و رفت اس ماہ شروع ہو جائیگی

قرآنی روشنی میں سائنس اور مذہب کا جائزہ

(بقیہ صفحہ [illegible])

ساتھ ساتھ پیدا ہوئے ہیں۔ یعنی ان دونوں کا جد ایک ہی ہے۔ اور ممکن ہے کہ وہ بندر کسی قسم کا ہو۔ اگرچہ کچھ ایسے بھی ماہرین حیوانات ہیں جو اس امر سے بالکل انکار کرنے لگے ہیں۔ کہ انسان کا جد بندر ہے۔ ان کے نزدیک انسان اور بندر کسی اور کی نسل سے پیدا ہوئے ہوں گے۔

Spectral Tarsier

ہے جو کہ بہت چھوٹی چیز ہے۔ مگر کچھ بندر سے مشابہت رکھتی ہے۔ غرض یہ امر بالبداہت ثابت ہے کہ سائنس کی تحقیق پر کبھی بھی اعتماد نہیں آیا کہ دریافتوں اور مشاہدہ کا اگر احاطہ بالقلم کیا جاتا۔ تو عقلی دیانتداری سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے۔ کہ یہ دنیا و مافیہا خود بخود بنتے بگڑتے ہیں۔ یہ بغیر خالق اور رب کے ان کو پیدا کرنے والا کوئی نہیں۔ اصل میں ان لوگوں نے پہلے ہی

ملحدانہ خیالات

کو اپنایا ہوتا ہے۔ اور اپنی تحقیقات کو اس رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ڈاروِن کے زمانہ میں بندر اور انسان کے درمیان جو بہت بڑی خلیج تھی۔ یعنی [illegible] بعد میں اور زیادہ بڑھ گیا جس کا پاٹنا ناممکن ہو گیا ہے۔ بلکہ سائنس کی ترقی کے ساتھ ساتھ ان کے تمام جداگانہ اور عادی نظریوں کی زیادہ سے زیادہ قلعی کھلتی جا رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی سنت جو کہ بدل نہیں سکتی۔ وہ زیادہ سے زیادہ ثابت ہوتی جا رہی ہے۔ اور کائنات کی تخلیق کے لئے یہ تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہیں کہ انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون (یٰسین) یعنی سوائے اس کے نہیں کہ جب خدا کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا حکم ہوتا ہے "کن" تو وہ شروع ہو جاتی ہے۔ فسبحان اللہ احسن الخالقین۔

عمان میں پولیس اور مظاہرین کے درمیان تصادم

عمان ۱۸ اکتوبر۔ اردن کے دارالحکومت عمان میں پولیس اور مظاہرین کے درمیان زبردست تصادم ہو گیا۔ ہجوم نے امریکہ کے انفارمیشن آفس کو آگ لگانے کی کوشش کی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ تصادم پارلیمان کی چالیس نشستوں کے انتخاب کی وجہ سے ہوا۔ انتخابات کے سلسلہ میں تین دن کے لئے مظاہروں پر پابندی لگا دی گئی تھی۔ لیکن ہجوم نے گلی کوچوں میں مظاہرہ کر کے اس پابندی کو توڑ ڈالا۔ اور اس طرح وزارت داخلہ کے حکم کی خلاف ورزی کی جب اردنی پولیس نے مظاہرین کو روکنے کی کوشش کی۔ تو اس پر پتھراؤ کیا گیا۔ اور امریکہ کے ایک دفتر کو نذر آتش کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور اس جھڑپ میں سات مظاہرین بری طرح زخمی ہوئے۔ عمان ریڈیو نے ایک نشریہ میں بتایا ہے۔ کہ یہ غیر ذمہ دار عناصر کا کام تھا۔ اس تصادم کو روکنے کے لئے پولیس کی بہت بڑی جمعیت طلب کر لی گئی

امریکہ میں کپاس کی پیداوار

نیویارک ۱۸ اکتوبر۔ باور کیا جاتا ہے کہ توقعات کی نسبت اب امریکہ میں کپاس کی نئی فصل سے بہت زیادہ روئی حاصل ہونے کی امید ہے۔ محکمہ زراعت کا اندازہ ہے ایک کروڑ چھپن لاکھ گیارہ ہزار گانٹھیں روئی [illegible]

امریکہ اور کینیڈا میں طوفان کے باعث

ایک سو چودہ اشخاص کی ہلاکت

نیویارک ۱۸ اکتوبر۔ امریکہ میں تباہی پھیلانے والا طوفان باد کل رات شمالی کینیڈا میں داخل ہو گیا اور دونوں ملکوں میں تباہی اور سیلابوں کے آثار چھوڑتا ہوا غائب ہو گیا۔ مشرقی امریکہ اور جنوبی کینیڈا کا دو سو میل طویل علاقہ اس طوفان سے شدید طور پر متاثر ہوا ہے۔ اب تک کم سے کم ایک سو چودہ اموات کا پتہ چل سکا ہے۔ سو مزید اشخاص ابھی تک لاپتہ ہیں۔ ٹورنٹو میں طوفان کے ساتھ کی شدید بارش کی وجہ سے دریاؤں اور ندی نالوں میں طغیانی آ گئی۔ جس کے نتیجے پر بارہ لاکھ اشخاص باقی دنیا سے کٹ کر رہ گئے۔ امدادی کام کرنے والی جماعتوں نے اندازہ لگایا ہے کہ ٹورنٹو کی ایک گلی میں کم سے کم ۱۲۵ اشخاص اپنے اپنے گھروں میں ڈوب چکے ہیں۔ ٹورنٹو میں جائداد کو پہنچنے والے نقصان کا اندازہ دس کروڑ ڈالر کے قریب ہے۔ شمالی اور جنوبی کیلیفورنیا میری لینڈ [illegible] بہتے ہیں۔ کل رات گئے دریائے ہمبر کا ایک بند ٹوٹ گیا۔ جس کی وجہ سے دریا کا پانی وادی میں سے گذر کر جھیل اونٹاریو کی طرف بڑھنے لگا۔ علاقے کی تمام آبادی کو خطرے سے آگاہ کر کے محفوظ مقامات تک پہنچنے کا حکم دے دیا گیا۔ امریکی ریڈ کراس نے اندازہ لگایا ہے۔ کہ اس طوفان کے نتیجے پر ڈیڑھ ہزار عمارتیں تباہ ہو گئی ہیں۔ اور دوسری دس ہزار کو نقصان پہنچا ہے۔

اسلامی سلسلہ میں خدام الاحمدیہ کی مساعی

بقیہ صفحہ اول

دیکھ کر سب کو بی تعجب ہوا۔ کرجن نئے مکانات کی صبح بنیادیں اٹھائی گئی تھیں۔ تیسرے پہر تک وہ تقریباً مکمل ہو چکے ہیں۔ اور ان کی چھتوں پر مٹی ڈالی جا رہی ہے۔ کل تک بتی ستی۔ احاطہ لکھمن سنگھ چوبچہ صاحب۔ جھگی باگڑیاں اور بدھو آوا میں کام ختم ہو چکا تھا۔ چنانچہ ان علاقوں میں جو تعمیر پارٹیاں کام کر رہی تھیں۔ انہیں دوسرے حلقوں میں منتقل کر دیا گیا۔ تاکہ وہاں کام جلد مکمل ہو جائے۔ علاوہ ازیں آج نئے حلقوں میں کام شروع کر کے متعدد مکانات مکمل کئے گئے۔

تحسین و آفرین

پرانے شہر میں بارش کی وجہ سے جو مکانات منہدم ہوئے ہیں۔ ان کو دوبارہ تعمیر کرنا بہت کار دارد تھا۔ کیونکہ وہ چھوٹی اینٹ کے بنے ہوئے تھے۔ اور ان چھوٹی چھوٹی اینٹوں کو دیواروں کی شکل میں چننا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ خدام کو وہاں بہت محنت اٹھانی پڑی۔ بالخصوص ایک تین منزلہ مکان بالکل گرنے کے قریب تھا۔ اور کوئی اس کی مرمت پر آمادہ نہیں ہوتا تھا۔ خدام نے اینٹوں کے نئے ستون اٹھا کر پہلی دو منزلوں کو سہارا دیا۔ اور پھر تیسری منزل کو جو بہت ہی خستہ حالت میں تھی گرا کر باقی دو منزلوں کو محفوظ کر دیا۔ علاقے کے لوگ خدام کے اس کارنامے پر بہت خوش تھے ان میں سے بعض نے خدام کی شجاعت پر جی بھر کے داد دی۔ چنانچہ آج جب اس علاقے کے زیر تعمیر مکانات کو دیکھنے اور خدام کے کام کا جائزہ لینے کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب تنگ گلیوں میں سے گذرتے ہوئے واپس تشریف لے جا رہے تھے تو کچھ لوگ دوڑتے ہوئے آئے اور ان میں سے ادارۂ خدمت خلق لاہور کے مشہور سوشل ورکر جناب سالار مہدی نے آگے بڑھ کر پہلے مکرم صاحبزادہ صاحب اور پھر مکرم امیر صاحب مقامی کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے اور بڑے تپاک کے ساتھ ان سے مصافحہ کرنے کے بعد فرمایا کہ غربا کے مکانات تعمیر کرنے کے سلسلے میں آپ نے جو اقدام کیا ہے وہ بہت مبارک ہے اور ہم سب کیلئے تقلید کے قابل ہے۔ اس کے بعد وہ لوگ خدام کی انتھک جد و جہد کو سراہتے ہوئے موڑوں تک چھوڑنے آئے یہاں اور کئی مقامات پر بھی لوگوں نے بڑے اشتیاق کے ساتھ ملاقات کی اور بعض نادار غربا کے مکانات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ انہیں تعمیر کرانے کا بھی بندوبست کیا جائے۔

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری

مجالس خدام الاحمدیہ ربوہ اور لاہور کے کام سے متاثر ہو کر کل پیرانہ سالی اور ضعیفی کے باوجود حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری نے بھی بعض علاقوں میں تشریف لے جا کر خدام کو مکانات تعمیر کرتے ہوئے دیکھا اور ان کے اور مصیبت زدگان کے حق میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائی۔ آپ امیر جماعت مقامی مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب کی کار میں لیاقت پارک اور وارث روڈ تشریف لے گئے اور موٹر میں ہی سے تعمیر کے کام کا معائنہ فرمایا۔ مکرم محمد سعید احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا اور مکرم نصیر الحق صاحب بھی آپکے ہمراہ تھے۔

پولیس کا قابل قدر تعاون

ہم جن علاقوں میں بھی گئے وہاں پولیس کے نمائندوں کو موجود پایا جو کام کی نگرانی کے ساتھ ساتھ حتی الوسع اس بات کا بھی خیال رکھتے تھے کہ سامانِ تعمیر فراہم ہوتا رہے بالخصوص ملتان روڈ اچھرہ اکبری دروازے میں علی الترتیب سید خادم حسین صاحب اے ایس آئی بہار علی شاہ صاحب انچارج تھانہ اچھرہ اور ظفر الدین صاحب کانسٹیبل تھانہ لوہاری گیٹ نے نہایت احسن طریق پر اپنے فرائض کو سرانجام دیا اسی طرح ملتان روڈ کے چوہدری غلام رسول صاحب ہیڈ کانسٹیبل کی مستعدی اور فرض شناسی کچھ کم قابل داد نہیں ہے۔

ادویہ کی تقسیم

تعمیر کے کام میں خدام ربوہ کے دوش بدوش حصہ لینے کے ساتھ ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے سیلاب زدہ علاقے میں اپنی دیگر امدادی سرگرمیوں کو بھی جاری رکھا۔ چنانچہ کل مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا کی معیت میں مقامی خدام کی ایک پارٹی نے کشمیر روڈ۔ وارث روڈ اور راوی روڈ کی اندرونی بستیوں کا دورہ کر کے وہاں کے لوگوں میں ادویہ تقسیم کیں۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے اس دورے میں قریباً ایک سو پچاس مریضوں کو دیکھا اور انہیں طبی امداد بہم پہنچائی۔

برطانوی کابینہ میں وسیع پیمانے پر ردّوبدل

لندن ۱۸ اکتوبر۔ برطانیہ میں بڑے پیمانہ پر وزارتی ردوبدل ہوا ہے کئی وزراء نے استعفیٰ دے دیا ہے جن کی جگہ نئے وزراء مقرر کئے گئے ہیں وزراء کی مدد کے لئے نائب وزراء بھی مقرر کئے گئے ہیں۔ جن وزراء نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ وہ یہ ہیں۔ وزیر دفاع سر الگزینڈر لارڈ چانسلر لارڈ سائمن وزیر تعلیم مس فلورنس اور اٹارنی جنرل مسٹر لائنیل ہیل موجودہ وزیر داخلہ کو لارڈ چانسلر بنایا گیا ہے اس حیثیت سے وہ دار الامراء کی صدارت بھی کریں گے۔ موجودہ وزیر برائے تعمیر مکانات کو وزیر دفاع مقرر کیا گیا ہے سر ونسٹن چرچل کے داماد تعمیر مکانات ... کے وزیر مقرر کئے گئے ہیں۔

مزدوروں کی ہڑتال کی وجہ سے

برطانیہ میں صورت حال نازک ہو گئی

لندن ۱۸ اکتوبر۔ برطانیہ میں گودی کے مزدوروں کی ہڑتال سے صورت حال اور نازک ہو گئی ہے۔ آج لورپول اور برگن ہیڈ میں دس ہزار اور مزدوروں نے ہڑتال کر دی۔ لندن۔ لورپول اور برگن ہیڈ میں گودی کے مزدوروں جہازوں پر کام کرنے والے کارکنوں اور لبسوں کے ہڑتالی ملازموں کی تعداد چھیالیس ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ اس ہڑتال کی وجہ سے چار سو جہاز بیکار کھڑے ہیں۔ اور لندن کی آدھی لبسیں بند ہیں یہ ہڑتال سارے برطانیہ کی معیشت پر بُری طرح اثر انداز ہو رہی ہے ایک سرکاری عدالت اس بدترین ہڑتال کی تحقیقات کر رہی ہے۔

چرچ ورلڈ سروس کی گرانقدر امداد

واشنگٹن ۱۸ اکتوبر امریکہ کی چرچ ورلڈ سروس نے پنجاب کے سیلاب زدگان کی امداد کیلئے ایک لاکھ ڈالر (تقریباً چار لاکھ روپے) کی دوائیاں اور کپڑے پاکستان بھیجے ہیں

صوبہ سرحد اور قبائلی علاقہ کیلئے زرعی مشینیں

پشاور ۱۸ اکتوبر عالمی بنک کے نائب صدر مسٹر گارنر نے کہا ہے کہ صوبہ سرحد اور قبائلی علاقہ کی زمینوں کو قابل کاشت بنانے کے لئے بہت جلد مشینیں مہیا کی جائینگی۔ مسٹر گارنر آج درہ خیبر گئے جہاں قبائلی ملکوں نے جمرود اور لنڈی کوتل میں ان کا استقبال کیا۔ پشاور سے بذریعہ ہوائی جہاز مسٹر گارنر آج ہی لاہور پہنچ گئے۔ جہاں وہ تین روز قیام کرینگے۔

ترکی میں پاکستان کے فوجی مشن کی واپسی

استنبول ۱۸ اکتوبر پاکستان کا جو فوجی مشن ترکی گیا ہوا تھا۔ وہ قاہرہ سے استنبول پہنچ گیا ہے بریگیڈیر یحییٰ خان اس مشن کی قیادت کر رہے ہیں یہ مشن کل استنبول سے کراچی روانہ ہو جائے گا۔

مسٹر نہرو ہنوئی سے پیکنگ روانہ ہو گئے

پیکنگ ۱۸ اکتوبر مسٹر نہرو آج ہنوئی سے پیکنگ روانہ ہو گئے۔ ویٹ منہ ریڈیو کا بیان ہے کہ مسٹر نہرو نے ہنوئی میں ہوچی منہ سے باہمی دلچسپی کے مختلف معاملوں پر بات چیت کی۔ ریڈیو کے اعلان کے مطابق یہ امر بھی طے ہو گیا۔ کہ ہندوستان ہند چینی کی تینوں ریاستوں سے تعلقات قائم کرے گا۔

انڈونیشیا کی کابینہ سے مستعفی ہونے کا مطالبہ

جکارتا ۱۸ اکتوبر۔ انڈونیشیا کی یونٹی پارٹی نے کابینہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس ماہ کی ۲۵ تاریخ سے پہلے پہلے مستعفی ہو جائے پارٹی کی طرف سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر کابینہ اس تاریخ سے پہلے پہلے مستعفی نہ ہوئی تو پارٹی اپنے تین وزیروں سے مطالبہ کرے گی کہ وہ کابینہ سے الگ ہو جائیں۔

پنجاب میں جرائم کی کمی

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ اگست ۱۹۵۴ کے اواخر تک پنجاب میں جرائم کے اعداد و شمار سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ ۱۹۵۳ کے اسی عرصہ کی نسبت مجموعی طور پر دو ہزار دو سو ستانوے جرائم کی کمی ہوئی ہے جہاں تک ان گذشتہ ۹ آٹھ ماہ میں سنگین قسم کے جرائم کے واقعات کا تعلق ہے قتل کے واقعات میں بیس ڈکیتی میں چونسٹھ۔ راہزنی میں ۷۵۔ قتل اور اقدام قتل میں ۳۶ نقب زنی